رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# الفضل قادیان

THE [Daily]
ALFAZ[L Qadi]AN

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت دو پیسے ۲/

جلد ۲۲ | مورخہ ۱۶ ربیع الاول ... | مطابق ۱۸ جون سنہ ۱۹۳۵ء | نمبر ۱۹۳




## قاتلانہ حملہ کرنیوالے احراری کے متعلق احراری بیان

احراری مقرروں کی اشتعال انگیز تقریروں اور احراری اخبارات کی کھلی کھلی امن شکن تحریروں کے نتیجہ میں ایک احراری نے جناب قاضی محمد یوسف صاحب پشاوری پر جو قاتلانہ حملہ کیا۔ اس کی خبر تمام ہندو مسلمان اخبارات میں شائع ہو چکی ہے۔ جسے کہ اخبار "احسان" (۱۳۔ جون) میں بھی درج ہو چکی ہے جس میں صاف طور پر مذکور ہے۔ کہ

"ایک مسلم نوجوان نے عقب سے حملہ کر دیا مگر پستول کا وار خالی گیا۔ لوگوں نے حملہ آور کو گرفتار کر کے پولیس کے حوالے کر دیا تلاشی پر اس کے قبضہ سے کارآمد کارتوس برآمد ہوئے"

"احسان" نے اس قاتلانہ حملہ کو حق بجانب ظاہر کرنے کے لئے اپنی طرف سے یہ اضافہ کیا۔ کہ "یہ وہی میرزائی ہے جس پر ایک دوسرے مرزائی سمندر خان نے ختمی مرتبت رسول مقبول کی اہانت کا الزام لگایا تھا"

گویا جس شخص پر کوئی بدباطن از راہ شرارت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کرنے کا الزام لگائے۔ اسے قتل کرنے کا احراریوں کو حق حاصل ہو جاتا ہے:۔

بہرحال جب یہ واقعہ روز روشن میں دن کے گیارہ بجے کے قریب ایک ایسے بازار میں جو پشاور میں سب سے بڑا اور سب سے پُر رونق بازار ہے۔ وقوع پذیر ہوتا ہے۔ تو احراری ذہنیت جو ایک طرف تو جاہل اور نافہم لوگوں کو اس قسم کے قاتلانہ حملوں کے لئے یہ کہہ کر آمادہ کرتی ہے کہ یہ اسلام کی بہت بڑی خدمت اور جنت میں جانے کا آسان راستہ ہے۔ وہ دوسری طرف اس صریح واقعہ پر پردہ ڈالنے کے لئے صریح دروغگوئی جائز قرار دے لیتی ہے چنانچہ "زمیندار" میں اس کے نامہ نگار نے لکھا ہے:۔

"۱۱ بجے دوپہر قاضی محمد یوسف معہ اپنے دو تین ساتھیوں کے قصہ خوانی بازار سے گزر رہا تھا۔ عین بازار کے درمیان میں انہوں نے ایک غریب بے کس مسلمان کو محصور کر لیا۔ اور اس پر اپنے موٹے ڈنڈوں کی بارش شروع کر دی۔ اس کے چوٹیں بہت آئیں۔ چنانچہ سر میں بھی ایک شدید ضرب لگی ہے جس وقت وہ خوب زخمی اور تقریباً بے ہوش ہو گیا۔ تو قاضی نے اپنی جیب سے پستول نکال کر اعلان کیا۔ کہ یہ اس نے پستول نکالا ہے۔ اور مجھ پر حملہ آور ہونا چاہتا تھا"

اوّل تو کوئی وجہ نہیں بتائی گئی۔ کہ "ایک غریب بے کس مسلمان" کو قاضی صاحب اور ان کے ساتھیوں نے کیوں محصور کر لیا۔ کیا اس وقت قصہ خوانی بازار میں صرف وہی بے کس موجود تھا۔ کہ اسے بلاوجہ پکڑ لیا گیا۔ ذرا غور تو کیجئے یہ کس طرح ممکن ہے۔ کہ ایک بھرے بازار میں ایک احراری کو جبکہ اس کے پاس ہی بہت سے اور احراری کھڑے ہوں۔ دو تین احمدی بلاوجہ پکڑ لیں۔ اور بغیر اس کی قرادت کے مارنے لگ جائیں۔

دراصل یہ ساری داستان اس قدر لغو۔ اور اتنی بے ہودہ ہے۔ کہ کوئی شخص ایک لمحہ کے لئے بھی اسے درست تسلیم نہیں کر سکتا۔ اور اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ جو لوگ مذہب کے نام پر عوام کو قتل و خونریزی پر آمادہ کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک صداقت اور راست بازی کی کیا قدر و منزلت ہے:۔

ہم امید رکھتے ہیں۔ کہ صوبۂ سرحد کے حکام اس واقعہ کی اہمیت کو محسوس کرتے ہوئے جہاں ملزم کے متعلق اپنی فرض شناسی کا پورا پورا ثبوت دیں گے۔ وہاں ایسا انتظام کرنا بھی ضروری سمجھیں گے کہ کسی احراری کو قانون شکنی کی جرأت ہی نہ ہو:۔

## احراریوں کی غلط بیانیاں اور فتنہ انگیزیاں

عیدگاہ کے معاملہ میں جس کے متعلق گزشتہ پرچہ میں اطلاع دی جا چکی ہے احرار نے خواہ مخواہ فتنہ و شرارت پیدا کر کے حسب معمول اخبارات میں جھوٹا پروپیگنڈا شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ احراری ملاّ عنایت اللہ کی طرف سے اخبارات میں جو تار شائع ہوا ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ "میرزائیوں نے مسلمانوں کی قبروں پر حملہ کر دیا" ایک اور تار میں بیان کیا ہے کہ "میرزا بشیر الدین کے بھائی مرزا بشیر احمد اور مرزا شریف احمد گرفتاریوں سے پیشتر بھاگ گئے"

مگر یہ دونوں باتیں سراسر جھوٹ ہیں۔ نہ کسی قبر پر کسی نے حملہ کیا۔ اور نہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور نہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب وہاں تشریف لیگئے یہ شرارت محض اس لئے کی جا رہی ہے کہ عوام کو ان واجب الاحترام ہستیوں کے خلاف اشتعال دلایا جائے۔ جن کے پسینہ کی جگہ ہر احمدی اپنا خون پیش کر دینا سعادت سمجھتا ہے۔ اور اس طرح فساد پیدا کرنے کی راہ نکالی جائے۔ جس کے لئے احراری تلے ہوئے نظر آتے ہیں۔ چنانچہ نہایت ادنےٰ طبقہ کے احراری علے الاعلان یہ کہتے ہوئے سُنے گئے ہیں کہ احمدیوں کی واجب الاحترام

# آنریبل سر چوہدری ظفر اللہ خانصاحب

## احباب کا شکریہ ادا کرتے ہیں

حسب ذیل مکتوب جناب چوہدری صاحب موصوف کی طرف سے موصول ہوا ہے۔

خاکسار کو ملک معظم کی طرف سے سر کا خطاب ملنے پر بہت کثرت سے مبارکباد کے پیغام آئے ہیں۔ ہر چند خاکسار نے کوشش کی ہے۔ کہ ہر پیغام کا فرداً فرداً شکریہ احباب کی خدمت میں پہنچا دیا جائے۔ لیکن پھر بھی ممکن ہے۔ کہ بعض احباب کی خدمت میں میری طرف سے جواب براہ راست نہ پہنچ سکا ہو۔ اس لئے میں نہایت ممنون ہونگا۔ اگر آپ مہربانی فرما کر "الفضل" میں اعلان کر دیں۔ کہ میں ان تمام احباب کا تہ دل سے شاکر ہوں۔ جنہوں نے اس موقعہ پر مبارکباد کا پیغام میرے نام بھیجا ہے۔ والسلام

خاکسار۔ ظفر اللہ خاں

## گرگِ احرار اور یوسفؑ

چاہِ کنعان میں بھائیوں نے گرایا یوسفؑ
چشمِ یعقوبؑ سے ہر چند چھپایا یوسفؑ
جس نے اُس وقت کے گرگوں سے چھڑایا اب بھی
گرگِ احرار کے حملہ سے بچایا یوسفؑ

حسن رہتاسی

## قاتلانہ حملہ کس طرح کیا گیا

قادیان ۱۷ جون۔ کل بعد نماز عشاء مسجد نور میں ایک جلسہ زیر صدارت جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب منعقد ہوا۔ جس میں جناب قاضی محمد یوسف صاحب نے اس قاتلانہ حملہ کے حالات سنائے جو پشاور میں ایک احراری نے ان پر کیا۔ اور بتایا کہ خدا تعالیٰ نے اس موقعہ پر کس طرح ان کی نصرت فرمائی

## امداد مصیبت زدگان

## زلزلہ کوئٹہ کی چوتھی فہرست

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک پر جماعت احمدیہ میں مصیبت زدگان زلزلہ کی امداد کے لئے سرگرمی سے کام ہو رہا ہے۔ پہلی فہرستوں کے بعد ذیل کے احباب نے دفتر محاسب میں چندہ داخل کیا جزاھم اللہ احسن الجزاء

| نام | رقم |
|---|---|
| میزان سابقہ | ۱۰۱۱-۰-۶ |
| محلہ ریتی چھلہ قادیان | ۳-۴-۰ |
| محمد عمر خان صاحب ترنگزئی | ۷-۱۴-۰ |
| ڈاکٹر عبدالکریم صاحب فیض آباد | ۱۰-۰-۰ |
| سراج الدین صاحب سمبڑیال | ۱۱-۰-۰ |
| عبدالکریم صاحب نواب شاہ | ۳-۰-۰ |
| بشیر احمد صاحب ڈیرہ دون | ۷-۰-۰ |
| خان بہادر شیخ محمد حسین صاحب علی گڑھ | ۱۰-۰-۰ |
| اہلیہ صاحبہ سید محمد اسمٰعیل صاحب | ۱-۰-۰ |
| قاضی غلام نبی صاحب | ۰-۴-۰ |
| عملہ اخبار الفضل | ۶-۱۴-۶ |
| مرزا عبدالحمید صاحب | ۰-۴-۰ |
| منظور احمد صاحب | ۰-۵-۰ |
| بابو عبدالغفور صاحب ایبٹ آباد | ۶-۹-۰ |
| ڈاکٹر غلام علی صاحب دہلی چھاؤنی | ۱-۰-۰ |
| سلیم احمد صاحب اوکاڑہ | ۱۱-۹-۰ |
| منصب دار خانصاحب مانسہرہ | ۱۱-۰-۰ |
| میاں محمد شریف اللہ صاحب جہلم | ۰-۴-۰ |
| عطا محمد صاحب دوجہاں | ۱۰-۰-۰ |
| قمرالدین صاحب بنوں | ۷-۸-۰ |
| حیات محمد صاحب چکلی | ۵-۰-۰ |
| عبداللطیف صاحب کاہلوں مظفر گڑھ | ۲-۰-۰ |
| شکر الٰہی صاحب چوہڑکانہ | ۱-۰-۰ |
| محمد بشیر صاحب میرٹھ | ۱۴-۵-۹ |
| سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندر آباد | ۱۰۰-۰-۰ |
| عبدالقدوس صاحب جوڑا کرنانہ | ۱-۰-۰ |
| ماسٹر کریم الدین صاحب | ۱-۰-۰ |
| والدہ صاحبہ مرزا مظفر احمد صاحب | ۵-۰-۰ |
| بھائی محمود احمد صاحب محلہ دارالرحمت قادیان | ۵-۶-۰ |
| محلہ دارالسعۃ | ۰-۱۲-۰ |
| میاں محمد اسمٰعیل صاحب | ۰-۸-۰ |
| چوہدری علی احمد صاحب لائلپور | ۲۰-۲-۰ |
| میزان کل | ۱۲۸۰-۱۳-۹ |

## مسلم خواتین کلکتہ کا کامیاب جلسہ

۱۱ جون۔ مجمع البنات کلکتہ کے زیر اہتمام سخاوت میموریل گرل سکول کے ہال میں مسلم خواتین کا جلسہ ہوا۔ قریباً ۳۰۰ خواتین شریک جلسہ ہوئیں۔ مسز سرولا دیوی صاحبہ چوہدرانی نے جو انگریزی اور بنگلہ کے اجلاس میں صدر تھیں۔ بزبانِ انگریزی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعلیم پر بہت پرجوش تقریریں کیں۔ رواداری اور اتحاد کے متعلق اسلامی تعلیم کے اصول پیش کئے۔

مسز شمس النفر محمود بی۔ اے اور مسز موسےٰ نے بزبان بنگلہ تقریریں کیں۔ اردو کا اجلاس زیر صدارت لیڈی شفیع ہوا انہوں نے اپنی صدارتی تقریر میں مسلمانوں کے درمیان اتحاد قائم کرنے کے لئے پرزور اپیل کی۔ اس کے بعد بیگم طاہر جمیل صاحبہ سکرٹری نے جلسہ کی غرض وغایت بیان کی بیگم عزیز الرحمان فرخ سلطان سوید زادہ۔ ایم۔ اے۔ بی۔ ایل لیڈی ایڈووکیٹ کلکتہ ہائی کورٹ۔ مسز احمد علی اور بیگم صاحبہ خان بہادر خلیفہ اسد اللہ صاحب نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت پاک اور تعلیم کے مختلف پہلوؤں پر تقریریں کیں۔

نامہ نگار

## خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

### ۱۳ جون سے ۱۶ جون ۳۵ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخلِ احمدیت ہوئے۔

| نمبر | نام | پتہ | نمبر | نام | پتہ |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | غلام رسول صاحب چغتہ پٹھان | ضلع ڈیرہ غازیخان | ۷ | سردار بی بی صاحبہ | ضلع گجرات |
| ۲ | ملک سکندر محمد صاحب | ضلع گوجرانوالہ | ۸ | راجو صاحبہ | ضلع ہوشیارپور |
| ۳ | کرم الٰہی صاحب | ضلع گجرات | ۹ | برکت بی بی صاحبہ | " |
| ۴ | نیاز علی صاحب | ضلع لاہور | ۱۰ | عطر بی بی صاحبہ | ضلع سیالکوٹ |
| ۵ | مولوی محمد صاحب | " گجرات | ۱۱ | علی محمد صاحب | " |
| ۶ | حمیدہ بیگم صاحبہ | " | ۱۲ | ام کلثوم صاحبہ | سیلون |

## ایک احمدی بھائی کے متعلق گزارش

نیروبی سے گذشتہ سال ایک بھائی سید یوسف شاہ صاحب ہندوستان گئے تھے۔ انہوں نے گذشتہ سال ایک غیر احمدی کے بالمقابل سلسلہ کی صداقت میں حلف موکد بعذاب اٹھایا تھا۔ مجھے اس ضمن میں ان کا پتہ اور موجودہ حالات درکار ہیں۔ بھائی یوسف شاہ صاحب احمدی جہاں ہوں خاکسار کو اپنے پتہ اور دیگر حالات سے جلد از جلد اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔

خاکسار عبدالسلام بھٹی۔ پوسٹ بکس ۵۸۲ نیروبی۔ کینیا کالونی

## اطلاع

خاکسار مورخہ ۱۹ جون سے ۲۲ جون تک امپیریل الیکٹرک سٹور قادیان میں مقیم رہیگا اگر کوئی دوست الیکٹرک وائرنگ کے متعلق مشورہ کرنا چاہیں۔ تو ایسی خدمت میرے لئے عین مسرت کا باعث ہوگی۔

خاکسار۔ مظفر الدین (مالک) امپیریل الیکٹرک سٹورز (ہیڈ آفس پشاور)

# اسلام اور سوشلزم

## اخبار ٹائمز لنڈن میں ایک احمدی مبلغ کے لیکچر کا ذکر

اخبار "دی ٹائمز" نے اپنی ۲۶ اپریل کی اشاعت میں مولوی محمد یار صاحب عارف مبلغ انگلستان کے ایک لیکچر پر جو انہوں نے "بوٹل ایوری مینز میٹنگ" Bootle every men's Meeting کے موقعہ پر دیا۔ ایک تبصرہ رقم کیا ہے۔ جس کا ترجمہ ذیل میں دیا جاتا ہے:-

"توقع تو امام صاحب مسجد احمدیہ لنڈن کے آنے کی تھی۔ مگر ان کی جگہ مولوی محمد یار صاحب عارف مولوی فاضل تشریف لائے لیکچر شروع کرنے سے قبل انہوں نے قرآن شریف سے چند ایک آیات آہستہ آہستہ خوش الحانی سے تلاوت کیں۔ لیکچر کا موضوع "اسلام اور سوشلزم" تھا۔ انہوں نے آزادانہ طور پر تسلیم کیا۔ کہ سوشلزم کے لٹریچر پر انہیں کما حقہ عبور نہیں ہے۔ مگر ان کے لیکچر سے یہ بات اظہر من الشمس ہو گئی۔ کہ وہ اپنے مقصد کے لئے اس لٹریچر کے متعلق کافی واقفیت رکھتے ہیں۔ ان کا خیال ہے۔ کہ سوشلزم ایک مصنوعی شے ہے۔ جو طبع انسانی سے کسی صورت میں بھی مطابقت اور مناسبت نہیں رکھتی۔ دماغی قوتوں۔ اور اخلاقی رنگ میں بنی نوع انسان ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ اور ترقی اور ارتقاء کا انحصار انہی قوی ترقوں کی آزادی عمل پر ہوتا ہے سوشلزم باہمی رشک اور مقابلے کو روک کر انسان کو جمود۔ تنزل۔ اور بربادی کی طرف لے جاتا ہے:

اسلامی تعلیم جو رسول مقبول محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر خدائے ذوالجلال کی طرف سے نازل ہوئی۔ اور جس کی موجودہ زمانے میں آپ کے خدام اور تابعین نے تشریح کی ہے۔ انسانی ضروریات کے عین مطابق ہے۔ دولت خواہ کسی شکل میں ہو۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے جمیع بنی نوع انسان کے لئے عطیہ ہے۔ اس کی کامل اور واحد ملکیت درحقیقت کوئی شے نہیں۔ دولت مند شخص صرف ایک منتظم کی حیثیت رکھتا ہے۔ اور ہر مفلس کو اس کے اندوختہ میں سے حصہ پانے کا حق حاصل ہے اسلامی حکومت کے ماتحت یہ حق تمام ملکیتوں پر اڑھائی فیصدی ٹیکس عائد کئے جانے کی صورت میں محفوظ ہو جاتا ہے۔ یہ نہ تو خیرات ہے۔ اور نہ اسے مفلس ٹیکس کہا جا سکتا ہے بلکہ یہ ایک ایسا حق ہے۔ جو مذہباً۔ اور قانوناً جائز ہے۔

ایک اور اہم امر یہ ہے۔ کہ اسلام میں باپ کی وفات کے بعد اس کی تمام ملکیت کا حق صرف بڑے لڑکے کو پہنچنا ممنوع قرار دیا گیا ہے اسلامی احکام کے مطابق کسی شخص کے گھر کے تمام افراد اس کی وفات کے بعد اس کی جائداد میں سے حصہ پانے کا حق رکھتے ہیں۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ تھوڑے ہی زمانہ میں دولت کا صرف چند لوگوں کے ہاتھوں میں بمقدار کثیر جمع ہونا ناممکن ہو جاتا ہے۔ سود خواری کا امتناع بھی دولتمندوں کے اقتدار کو بڑھنے نہیں دیتا۔

لیکچرار نے بطور یقین کہا۔ کہ اسلام کے بیان کردہ معاشرتی۔ اخلاقی۔ اور روحانی اصول کا مکمل التزام موجودہ تاریک اور پُرآشوب زمانہ کو آسائش۔ فراغت اور خوشحالی کے دَور میں بدلنے کا ضامن ہے:

لیکچر کے اختتام پر بہت سے سوالات پوچھے گئے۔ جن کے جواب نہایت مؤثر دیئے گئے:

نماز مغرب کے بعد مولانا عارف نے ایک اور لیکچر دیا۔ جس کا موضوع "کیا عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر فوت ہوئے؟" تھا۔ نئے عہد نامہ کے متعدد حوالجات سے استنباط کرتے ہوئے انہوں نے ثابت کیا۔ کہ مسیح علیہ السلام پر صرف غشی کی حالت طاری ہو گئی تھی۔ وہ مصائب و آلام کی وجہ سے ہوش کھو بیٹھے تھے۔ اور پتھر کے مقبرہ کی خنکی سے ہوش میں آگئے۔ جب وہ اپنے حواریوں میں تشریف لائے۔ تو تندرست تھے۔ یہ بات ان کی بھوک سے جس کو ان کے حواریوں نے مچھلی اور روٹی سے دُور کیا تھا۔ واضح ہو جاتی ہے:

لیکچرار نے ایک پرانی مستند تحریر کا حوالہ دیتے ہوئے یہ بات پیش کی۔ کہ مسیح ناصری ہندوستان کی طرف چلے گئے تھے۔ اور انہوں نے ایک نئی جماعت کی بنیاد ڈالی:

# ملایا کے دلچسپ حالات

ایک احمدی کے قلم سے

ملایا سنگاپور کے علاوہ نو ۹ ریاستوں میں منقسم ہے۔ جن میں سے ایک آزاد ریاست جوہر نامی ہے۔ اور یہی سب سے بڑی ریاست ہے۔ چار ریاستیں فیڈرل ہیں۔ جن پر ایک ریذیڈنٹ مقرر ہے۔ باقی کی چار ریاستوں میں ایک ایک ایڈوائزر رہتا ہے۔ جوہر میں بھی ایک ایڈوائزر ہے مگر وہ بطور خود راجہ کو کوئی مشورہ نہیں دے سکتا۔ اگر راجہ کی مرضی ہو۔ تو اس سے مشورہ لے سکتا ہے۔ جوہر کا راجہ عموماً انگلینڈ رہتا ہے۔ آج کل بھی وہ انگلینڈ گیا ہوا ہے:

یہاں کے مسلمان عموماً شافعی المذہب ہیں۔ اس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ یہاں عرب کے لوگ بکثرت آئے۔ اب بھی بہت سے عرب یہاں رہتے ہیں۔ اور ایک عرب سٹریٹ بھی ہے۔ وہ چونکہ شافعی تھے اس لئے یہ لوگ بھی شافعی المذہب ہو گئے عربوں نے یہاں پر رہائش اختیار کر لی۔ اور یہیں شادیاں بھی کر لیں۔ چنانچہ ایک عرب کی ایک ریاست بھی ہے۔ جس کی شادی ایک راجہ کے ہاں ہوئی۔ اور راجہ نے بہت سی جاگیر دے دی۔ جو اس وقت نو ریاستوں میں سے ایک ہے۔ علماء کی حالت بہت خراب ہے باوجود اس کے سنا گیا ہے۔ کہ عام لوگ مذہباً بہت پختہ ہیں۔ عیسائیوں نے بڑی کوشش کی۔ مگر آج تک ایک ملائی بھی عیسائی نہیں ہوا:

ملائیوں میں اگرچہ تعلیم بہت کم ہے۔ مگر ایک خوبی ان میں بہت نمایاں ہے۔ اور وہ یہ کہ ہر ایک ملائی پر خواہ وہ لڑکی ہو۔ یا لڑکا شادی سے پہلے قرآن مجید کا پڑھنا۔ اور ارکان اسلام کا جاننا ضروری ہوتا ہے۔ لیکن اسلام سے واقفیت اُن میں یہیں تک محدود ہے۔ اس سے آگے نہیں۔ کیونکہ دیکھا گیا ہے۔ کہ لوگ سکھوں کو بھی لڑکیاں دے دیتے ہیں چنانچہ بہت سے سکھوں نے ملائی عورتوں سے شادیاں کر رکھی ہیں۔ یہاں کی عورتیں پردہ کی بھی زیادہ پابند نہیں۔ ملائی عورتیں دوپٹہ سر پر لے کر باقی کو گلے کے اردگرد لپیٹ لیتی ہیں۔ اور مونہہ ننگا رکھتی ہیں۔ عورتوں کو غیر مردوں سے باتیں کرنے میں بھی قطعاً کوئی حجاب نہیں۔ میں نے کئی دفعہ دیکھا ہے۔ کہ بڑے بڑے گھرانوں کی ملائی عورتیں بنچوں پر بیٹھی ہوئی غیر مسلموں سے ہنس ہنس کر باتیں کر رہی ہوتی ہیں۔

یہاں مختلف جگہوں میں منڈیاں لگتی ہیں بعض جگہ صبح سے ۱۲ بجے تک اور بعض جگہ ۱۲ بجے سے شام تک۔ اسی طرح کی ایک منڈی کا نام چور بازار ہے۔ جہاں عموماً پرانا مال نہایت سستے داموں فروخت ہوتا ہے:

۲۸ مئی وکٹوریہ میموریل ہال سنگاپور میں ہندوستانیوں کا ایک غیر معمولی جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں ان غلط بیانات پر اظہار ناراضگی کیا گیا۔ جو ملایا کے ہندوستانیوں کے متعلق اس کتاب میں درج ہیں۔ جو ملک معظم کی سلور جوبلی کے موقعہ پر بطور ہدیہ پیش کرنے کے لئے ٹی پی راجرز اینڈ کمپنی نے شائع کی۔ اور ایچ مارٹن نے تصنیف کی:

جلسہ میں بڑے جوش کا اظہار کیا گیا۔ اور ایک قرارداد میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ مصنف اور ناشر کے خلاف کارروائی کرے۔ اور آئندہ کے لئے اس کتاب کی اشاعت قطعاً روک دے۔ یہ جلسہ نہایت کامیاب سمجھا گیا۔ اور اخبارات نے اس کی مفصل روئداد شائع کی:

# احمدیت اور سیاست

## معترضین کے اعتراض کا جواب

(از ایاز محمود)

خدا کے انبیاء کی قائم کردہ جماعتیں اپنے اندر وہ عزم صمیم اور جوش عمل رکھتی ہیں جو بے مثال ہوتا ہے۔ اور دنیا کی متحدہ مخالفت کے باوجود ان کو شاہد مقصود سے ہمکنار کر دیتا ہے۔ ابتلاء کا زمانہ ان کے لئے تزکیۂ نفس کا زمانہ ہوتا ہے۔ نہ صرف ان کی باطنی کمزوریاں اور خامیاں دور ہو جاتی ہیں۔ بلکہ ان کا صبر و تحمل حلم اور بردباری کا اثر اغیار پر بھی ہوتا ہے۔ اور وہ لوگ جو ان کے درپئے آزار ہوتے ہیں۔ وہ محسوس کرنے لگتے ہیں۔ کہ اس مٹھی بھر جماعت کی فوز و فلاح میں الٰہی ہاتھ کارفرما ہے۔ اور وہ جو باطنی ظلمت کی وجہ سے ختم اللہ علیٰ قلوبھم کے مصداق نہیں بنے ہوتے۔ اس مافوق العادت کامیابی سے وجلت قلوبھم کا نظارہ پیش کرتے ہیں۔ یہ تسخیر قلوب کا عمل ایک لمبے عرصہ تک جاری رہتا ہے حتیٰ کہ وہ جماعت جو عہد طفولیت میں نہایت کمزور ہوتی ہے۔ دنیا میں قوت فائقہ بن جاتی ہے؛

### خدائی جماعتوں کی مخالفت

دنیا کی تاریخ ایسی امثال سے بھری پڑی ہے۔ کہ خدائی جماعتیں ابر رحمت بنکر دنیا پر محیط ہو گئیں۔ اور ان کے دشمن صفحۂ ہستی سے مٹ گئے۔ مگر نسیاں زدہ دنیا ان سبق آموز امثال کو گلدستہ طاق نسیاں کر دیتی ہے اور قوموں کے عروج و زوال اساطیر الاولین بن کر رہ جاتے ہیں۔ کیونکہ جب بھی دنیا میں کوئی نبی مبعوث ہوتا ہے۔ تو ساکنان ارض اس کی شد و مد سے مخالفت کرتے ہیں۔ جس طرح ان سے پہلوں نے کی۔ اور یقین کر لیتے ہیں۔ کہ وہ اس آسمانی چراغ کو جو نہ شرقی ہے نہ غربی۔ اور جو الہام الٰہی کے پاک روغن سے جلتا ہے۔ اپنے مونہہ کی پھونکوں سے بجھا دیں گے۔ وہ اپنے خوفناک انجام سے بے خبر ہوتے ہیں۔ صداقت کا بحر مواج ہر دم زوروں پر ہوتا ہے۔ اور ایک لمبی ڈھیل کے بعد دشمنوں کو خس و خاشاک کی طرح بہا لے جاتا ہے۔

ان دنوں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دشمنوں نے ایسا ہی شرمناک اور انسانیت سوز طریقہ اختیار کر رکھا ہے۔ جیسا کہ انبیاء کے مخالفین کا ہوتا رہا ہے۔ کچھ عرصہ سے اس مخالفت میں شدید تموج پیدا ہے۔ اور بظاہر معلوم ہوتا ہے۔ کہ مخالفین اپنے مقاصد میں کامیاب ہو جائیں گے۔ لیکن اہل بصیرت جانتے ہیں کہ یہ مخالفت کرنے والے خود ٹمٹماتے ہوئے چراغ سحری ہیں۔ اور خدا کے وعدے جو اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ پیہم اور متواتر کئے۔ انک لاتخلف المیعاد کے ماتحت ضرور پورے ہو کر رہیں گے۔ ان وعدوں کے ایفاء پر ایمان میخ کی طرح ہمارے دلوں میں گڑا ہوا ہے۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ولولہ انگیز سیادت و قیادت میں ہمیں وہ توفیق عمل حاصل ہے۔ جس کی مثال سوائے خدا کی جماعتوں کے کہیں نہیں ملتی۔ اشداء علی الکفار و رحماء بینھم کی عملی صورت بھی آج اگر کہیں نظر آتی ہے۔ تو جماعت احمدیہ میں ہی اس کے مقابلہ میں ہمیں کافر کہنے والے اور مٹانے والے قلوبھم شتّٰی کے مہلک عارضے میں مبتلا ہیں؛

### ضرورت بیداری

باوجود اس ایمان اور ایقان کے جو خدا تعالیٰ نے ہمیں ودیعت کیا ہے۔ ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم بیدار رہیں۔ اور دشمن کی چالوں کو بے اثر کرنے کے لئے ہر ممکن سے ممکن کوشش عمل میں لاتے رہیں اور اس بات کو فراموش نہ کریں۔ کہ خدا کے وعدے مشروط ہوتے ہیں۔ انسانی جد و جہد کے ساتھ؛

اس وقت دشمن کے ترکش میں جو سب سے زیادہ زہر آلود تیر ہے۔ جو ہمارے خلاف چلایا جا رہا ہے۔ وہ بے حقیقت اور بے سر و پا باتوں کی اشاعت ہے۔ غلط فہمیوں کی وسیع نشر و اشاعت سے عوام کے دلوں میں ہمارے خلاف کینہ اور بغض کے بیج بوئے جا رہے ہیں۔ بعض اعتراض کرنے والے ناصح کا سوانگ بھر کر آتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ ہم ایک خالص مذہبی جماعت ہیں۔ موجودہ سرگرمیاں جن کو وہ سیاسی جد و جہد کے نام سے تعبیر کرتے ہیں ہمیں زیب نہیں دیتیں۔ اور یہ کہ ہماری موجودہ مشکلات انہی کی پاداش ہیں۔

### سیاست کی ضرورت

سیاست بے شک ایک ہنگامی چیز ہے۔ لیکن پائیدار بھی ہے۔ ہنگامی اس لحاظ سے کہ آج کچھ ہے کل کچھ۔ مگر یہ کبھی نہیں ہوا۔ اور نہ ہو سکتا ہے۔ کہ کوئی قوم اس سے کلیتہً علیحدگی اختیار کر کے زندہ رہ سکے۔ سیاست لوگوں کے ملکی حالات اور حاکم اور محکوم کے مابین تعلقات کا نام ہے۔ جب تہذیب کے سورج نے دنیا کو منور نہیں کیا تھا۔ تب بھی ایک سیاست تھی۔ جو بتدریج ارتقائی منازل طے کرتی رہی۔ اور یہ اسی ارتقاء کا نتیجہ ہے۔ کہ دنیا موجودہ بام ترقی کو پہنچ گئی۔ مگر ابھی وہ سٹیج نہیں آئی۔ جب انسانی تگ و دو ختم ہو جائے؛

چونکہ بنی نوع انسان ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہے۔ اور انسانی جد و جہد میں ہر لحظہ تموج رونما ہے۔ پھر کس طرح کہ سکتے ہیں۔ کہ سیاست ختم ہو گئی۔ سیاست زندہ تاریخ ہے۔ اور تاریخ کیا ہے۔ قوموں کی حیات و ممات کا افسانہ۔ اس واسطے انسان اور سیاست دو لازم ملزوم ہیں۔ اسی حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے ارسطو نے انسان کو "سیاسی جانور" کہا تھا؛

پس سیاست سے گریز کرنا اپنے آپ سے گریز کرنا ہے۔ وہ لوگ جو سیاست کو لغو قرار دے کر ہمیں مترو کیوا ماکی تلقین کرتے ہیں۔ سیاست کی ہمہ گیری سے بے خبر ہیں۔ کیا مذہب اور سیاست نقیض ہیں۔ کیا مذہبی لائحہ عمل جو کتب مقدسہ میں ہے۔ وہ سیاسی ضرورتوں پر حاوی نہیں۔ کیا جب ایک مذہبی جماعت محکوم ہوتی ہے۔ تو اس کی حیات کا کوئی سیاسی پہلو نہیں ہوتا۔ کیا وہ محض اس خیال سے کہ اس کا کام مذہب کی تبلیغ ہے۔ ملکی حالات کے اثر سے بچ سکتی ہے کیا اگر ملک میں سیاسی انقلاب رونما ہو۔ تو ایک مذہبی جماعت کبوتر کی طرح آنکھیں بند کر کے اپنے قیام اور بقا کا سامان کر سکتی ہے؛

برعکس اس کے مذہبی جماعت کا بدرجۂ اتم فرض ہے۔ کہ وہ حالات سے خبردار رہے۔ اس کی حیات ایک قیمتی چیز ہوتی ہے۔ کیونکہ اس نے اپنی زندگی مستقل میں خدا کی بادشاہت دنیا میں قائم کرنا ہوتی ہے۔ اس کے طریق ملک اور زمانہ کے لحاظ سے مختلف ہوتے ہیں۔ جہاں ہر طرف سیاسی شورش و غلغلہ برپا ہے۔ اس کو دفاعی سامان کرنے پڑتے ہیں۔ اگر وہ ان بواعث اور اسباب سے بے اعتنائی برتے۔ جو اس کی حیات پر اثر انداز ہوں۔ وہ کسی طرح بھی زندہ نہیں رہ سکتی

"بر توکل زانوئے اشتر ببند" کے زریں اصل پر عمل کرتے ہوئے اس کا فرض ہے۔ کہ وہ تمام راہیں تلاش کرے۔ جو اس کے مشن کی تکمیل کے لئے ضروری ہیں؛

خدا تعالیٰ نے لا تھنوا و لا تحزنوا انتم الاعلون ان کنتم مومنین میں حزن سے بچنے کی تلقین کی ہے۔ اور پایاں کار فتح و کامرانی کی بشارت دی ہے۔ مگر اس وعدے کو ان کنتم مومنین کی شرط سے مشروط کر دیا ہے۔ قرآن کریم کی مختلف آیات سے اور اسی طرح بہت سی احادیث سے ثابت ہے۔ کہ مومن بیدار ہوتا ہے۔ اور بیدار ہونے کا تقاضا ہے۔ کہ مومن اپنے ماحول سے متنبہ ہو۔ اور اس میں جو مضر عناصر ہوں ان سے بچے۔ پس آج کل حالات کا اقتضا ہے۔ کہ ہماری جماعت ناموافق سیاسی حالات کا بہترین طریق سے مقابلہ کرے؛

## ہر کام میں حیرت انگیز وسعت

کہا جاتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کی روش اب وہ نہیں۔ جو اوائل میں تھی مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ کام کے ہر شعبے میں حیرت انگیز توسیع اور ترقی ہے۔ تبلیغ کا کام بڑے پیمانے پر ہو رہا ہے۔ اور اب خدا کے فضل سے تبلیغی کام کو وہ وسعت حاصل ہے۔ جو اگر یہ حالات نہ ہوتے۔ تو نہ ہوتی۔

پس جو لوگ یہ کہتے ہیں۔ کہ ہمارے اندر غیر موزوں تبدیلی پیدا ہو گئی ہے۔ وہ اپنی کور بینی کا ثبوت دیتے ہیں۔ ہم اپنے امام کے ذریعہ "خدا کے فضل و رحم کے ساتھ" اپنی منازل طے کرتے جا رہے ہیں۔ ہماری موجودہ روش ہماری مقدس سابقہ روایات کی تکذیب نہیں کرتی۔ بلکہ ان کی وسعت کا ثبوت پیش کر رہی ہے۔ ہمارے کاموں میں جو توسیع ہے۔ وہ حالات کے ماتحت ہے۔ اور اس نیت کے ساتھ ہے۔ کہ حالات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھایا جائے۔ کیا یہ ناقابل انکار حقیقت نہیں ہے۔ کہ ملک پر ایک نیا سیاسی دور آ رہا ہے۔ اور ملکی حقوق زیادہ سے زیادہ اہل ملک کو تفویض ہو رہے ہیں۔ کیا اسی ملک کے باشندے ہوتے ہوئے ہمیشہ سمجھ لینا چاہئیے کہ ہماری ملی حیات بالکل محفوظ ہے۔ اور ہمیں کسی جدوجہد کی ضرورت نہیں۔

## کانگریس اور مسلم لیگ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں سیاسیات ہند ایک خاص انداز سے چل رہی تھیں۔ حضور کی زندگی کے آخری سالوں میں کسی قدر سیاسی شورش ہوئی۔ مگر اس کا اثر محدود تھا۔ اور وہ بھی مارلے منٹو اصلاحات کے نفاذ کے بعد ختم ہو گئی۔ اس وقت ہندوستانیوں میں خود اختیاری حکومت کے حصول کا وہ جذبہ نہ تھا۔ جو آج ہے کانگریس قائم ہو چکی تھی۔ مگر اس کی کارروائی کا حلقہ اثر بہت محدود تھا۔ ہاں اس کی آغوش میں بغاوت کے جراثیم پرورش پا رہے تھے۔ اس واسطے حضور نے اس سے مجتنب رہنے کی تلقین فرمائی مسلم لیگ کے قیام پر جماعت احمدیہ کو شمولیت کی دعوت دی گئی۔ مگر حضور نے اس سے بھی منع فرمایا۔ اس کی وجہ یہ تھی۔ کہ جماعت ابھی بالکل ابتدائی حالت میں تھی۔ تبلیغی جدوجہد کا آغاز تھا۔ اور اس شیرخوارگی کی حالت میں سیاسیات میں الجھنا مناسب نہ تھا۔ خصوصاً اس لئے کہ سیاسیات جماعت پر کسی طرح اثر انداز نہیں ہو رہی تھیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے بعد سیاست کی اختادہی رہی بلکہ ۱۹۰۹ء کی اصلاحات کے بعد اور بھی زیادہ پُر سکون ہو گئی۔ پھر جماعت خود غم خوردہ تھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات ایک جانگسل صدمہ تھا۔ ان حالات میں بڑی ضرورت تھی۔ کہ جماعت کے شیرازہ کو مضبوط کیا جائے۔ اس شیرازہ بندی کی ضرورت اور بھی شدید ہو گئی۔ جب فاسد عنصر ریشہ دوانیاں کرنے لگا۔ اور یہ خطرہ اس وقت تک قائم رہا۔ جب تک خلافت ثانیہ کا آفتاب طلوع نہ ہوا۔ یہ اس کی ضیا پاشیوں کا نتیجہ تھا۔ کہ شپر فطرت اور بوم صفت لوگ دربارِ نبی سے مہجور ہو گئے۔ ان حالات کے لکھنے سے یہ بتلانا مقصود تھا۔ کہ ۱۹۱۴ء تک کے حالات آج کل کے حالات سے بالکل مختلف تھے

## ہندوستان کا نیا دور

جنگِ عظیم کے اختتام پر ہندوستان نے ایک نئے دور میں قدم رکھا۔ ۱۹۱۹ء کا ایکٹ پاس ہوا۔ ادھر کانگریس کی وسیع شورش نے ملک کو آتش کدہ بنا دیا۔ مسلمان کانگریس کے دام تزویر میں پھنس گئے۔ اسلامی اداروں کی زندگی مخدوش ہو گئی۔ مسلمانوں کی ملی حیات خطرے میں پڑ گئی۔ اُس پر اُن کی غلطی واشگاف کرنے کے لئے ہمارے امام علیہ السلام نے ایک عملی قدم اٹھایا۔ اور ایک کتاب رقم فرمائی۔ نیز ملک میں قیامِ امن کی طرف کامیاب قدم اُٹھایا۔ جس کی کامیابی کو دوست دشمن نے تسلیم کیا۔ یہ بھی سیاسی قدم تھا۔ مگر اسلامی تعلیم پر مبنی تھا۔ اور اس کے اغراض و مقاصد اسلامی تھے۔ اور اگر یہ نہ اٹھتا۔ تو ملک ایک نعمت سے محروم ہو جاتا۔ اور مسلمانوں کو سخت نقصان پہونچتا۔

مسلمانوں کے مفاد اور ملک کی بہبودی کے لئے جماعت کی طرف سے بہت سی باتیں عمل میں آئیں۔ اور یہ سب اسلامی تعلیمات پر مبنی تھیں۔

## چند اہم واقعات

بخوفِ طوالت میں صرف چند اہم واقعات کا ذکر کرونگا۔ جن کی بنا پر معترضین غلط نتیجہ نکالتے ہیں۔

دوسرا عظیم الشان کام جو حضرت امیر المومنین نے مسلمانوں کے سیاسی حقوق کی حفاظت کے متعلق کیا۔ وہ ۱۹۲۹ء میں سائمن کمیشن کی آمد پر ایک میمورنڈم تیار کرنا تھا۔ جس میں مسلم سیاسی نظریئے کو نہایت خوبی اور عمدگی سے پیش کیا گیا۔

پھر نہرو رپورٹ کے شائع ہونے پر حضور نے ایک جامع اور مانع تبصرہ سے مسلمانوں کو خوابِ غفلت سے بیدار کیا۔ رپورٹ مذکور کے نقصانات کو واضح کیا۔ بے شک اسے سیاسی کام تصور کیا جائے۔ لیکن کیا اس کے محرکات اور مقاصد اسلامی نہ تھے۔ اگر مسلمانوں کو ہندوستان میں رہنا ہے۔ اور غیر مسلموں کی دستبرد سے بچنا ہے۔ تو لابدی ہے۔ کہ سیاسی حالات کو سازگار بنایا جائے اور اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ جب حکومت کی طرف سے یا کسی اور نام نہاد سیاسی نمائندہ مجلس کی طرف سے مسلمانوں کے حقوق پر غاصبانہ حملہ ہو۔ یا ایسے حملے کا امکان ہو۔ تو اس کی روک تھام کا خاطر خواہ انتظام کیا جائے۔

راؤنڈ ٹیبل کانفرنس کے موقعہ پر جو خدمات جلیلہ جماعت احمدیہ کے قابل افراد نے اپنے محبوب امام کی زیر ہدایات سرانجام دیں۔ ان کا مقصد بھی نہایت اعلیٰ اور ارفع تھا۔

غرض ہماری تمام سرگرمیوں کا مقصد و منتہیٰ اسلام کا بول بالا کرنا ہے۔ ہم نے سیاسی خدمات سیاسی سربلندیوں کی تکمیل کے لئے نہیں کیں۔ ہم خود غرضانہ سیاست کو لعنت کا طوق سمجھتے ہیں۔ ہم نے اس "کوئے ملامت" کا طواف اسلام کی خاطر اور مسلمانوں کی حیاتِ ملی کی بقا کی خاطر کیا ہے۔ اور کرتے رہینگے۔

## ایک غلط فہمی کی اصلاح

ایک گزشتہ پرچہ میں چودہری محمد انور حسین صاحب راہوں کے بی۔اے کے امتحان میں کامیاب ہونیکا ذکر کرتے ہوئے لکھا گیا تھا۔ کہ سنا ہے مولوی عطاء اللہ صاحب بخاری نے دیگر ذرائع سے ناکام رہ کر کہہ دیا تھا کہ جب تک احمدیت ترک نہ کرینگے کامیاب نہ ہونگے اس کے متعلق معلوم ہوا ہے۔ کہ بخاری صاحب نے تو نہیں کہا تھا۔ البتہ اور بہت سے لوگوں نے ایسی باتیں کہی تھیں۔ بلکہ چیلنج دیئے تھے۔

## مختلف امتحانات میں کامیاب ہونیوالے احمدی طلباء

### پنجاب۔ بی۔ اے

۱۔ نورالدین صاحب بھٹی۔ اسلامیہ کالج
۲۔ راجہ محمد اسلم صاحب۔ گورنمنٹ کالج
۳۔ عبدالرشید صاحب۔ دیال سنگھ کالج
۴۔ محمد ابراہیم صاحب ناصر۔ قادیان۔
۵۔ چودہری ظفر علی صاحب۔ اسلامیہ کالج
۶۔ چودہری محمد افضل صاحب 〃 〃
۷۔ چودہری محمد عبداللہ صاحب نہار 〃 〃
۸۔ عزیز احمد صاحب 〃 〃
۹۔ عبدالمجید صاحب بھٹی 〃 〃
۱۰۔ محمد جعفر صاحب۔ گارڈن کالج راولپنڈی

### بہار

۱۱۔ ابو رشید صاحب بھاگلپوری ابن مولوی ابوالحسن صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر امسال بی۔اے آنرز سیکنڈ کلاس میں کامیاب ہوئے۔ مولوی سید اختر صاحب کے بعد یہ دوسرے احمدی ہیں۔ جو (انگلش Eng) میں آنرز لیکر بہار میں کامیاب ہوئے۔ ان کی عمر ابھی ۱۹ سال چند ماہ ہے۔ احباب سے التجا ہے۔ دعا فرمادیں کہ یہ سلسلہ کے لئے مفید ثابت ہوں" (محمد بشیر الدین)

### ایف۔ اے

۱۲۔ شیر محمد خانصاحب ریاست پٹیالہ سٹیٹ

### ادیب عالم

۱۳۔ محمد سلیم صاحب سب ڈویژنل کلرک۔ گجرات

### ایل ایل۔ بی

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں سے اللہ تعالےٰ نے خاکسار کو اپنے فضل و رحم کے ساتھ امتحان ایل ایل۔ بی میں کامیابی عطا فرمائی ہے۔ احباب جماعت کی دعاؤں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے درخواست کرتا ہوں۔ کہ دوست دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ آئندہ خاکسار کو خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے۔

(خاکسار حاجی احمد خان ایاز بی۔اے ایل ایل بی)

# بیرونی ممالک میں تبلیغ احمدیت

## جاوا میں تبلیغ

پریذیڈنٹ صاحب جماعت ہائے احمدیہ جاوا بٹاویہ سے لکھتے ہیں۔

مشن کا پہلا مکان چونکہ تنگ ہو گیا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو جو ترقی حاصل ہو رہی ہے۔ اس کے لحاظ سے بالکل ناکافی تھا۔ اس لئے ایک بہت بڑا مکان کرایہ پر لیا گیا ہے جس میں ساڑھے تین صد کے قریب آدمی بیٹھ سکتے ہیں۔ یہ مکان شہر کے بارونق حصہ میں واقع ہے۔ اس لئے لوگوں کی آمد و رفت زیادہ ہو گئی ہے۔ معزز طبقہ کے لوگ شوق سے دینی باتیں سنتے اور دار التبلیغ میں آکر بات چیت کرتے ہیں۔ تعلیم یافتہ لوگ سنجیدگی سے احمدیت کے متعلق غور کر رہے ہیں۔ اگرچہ علماء کہلانے والے لوگوں کو روکنے کی بہت کوشش کرتے ہیں۔ مگر چونکہ نوجوان تعلیم یافتہ علماء کی حقیقت سے خوب واقف ہیں۔ اس لئے ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ ہر جمعرات کو تبلیغی مجلس منعقد کی جاتی ہے۔ جس میں سامعین کی تعداد تین سو تک ہو جاتی ہے۔ اہم مسائل پر تقریریں کی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ ماہوار تبلیغی اجلاس بھی ہوتے ہیں۔ جن کے متعلق دعوتی رقعہ جات پوسٹر اور اشتہارات بھی شائع کئے جاتے ہیں۔ ان جلسوں میں لوگ اس کثرت سے آتے ہیں۔ کہ جگہ کافی نہیں ہوتی۔

گزشتہ جنوری میں مولوی رحمت علی صاحب نے مختلف انجمنوں میں متعدد تقریریں کیں۔ اور عیسائیوں کے ساتھ کئی ایک مباحثات بھی کئے۔ جن میں خدا کے فضل سے نمایاں کامیابی حاصل ہوئی۔ اس پر مسلمانوں نے بہت خوشی کا اظہار کیا۔ اور مولوی صاحب کو مبارک بادیں دیں۔ علماء کہلانے والوں کو یہ کامیابی سخت ناگوار گذری۔ انہوں نے اور لوگوں کو ہمارے خلاف بھڑکانا شروع کر دیا۔ مگر ان کی اس حرکت کو معززین نے بہت ناپسند کیا۔ ایک بارسوخ اور معزز شخص سترہ روز ہمارے پاس آکر رہے۔ تحقیقات کرنے کے بعد احمدیت میں داخل ہو گئے۔ واپس جاکر انہوں نے ایک سوسائٹی اس غرض سے قائم کی ہے کہ لوگوں کو احمدیت کی تحقیق کی طرف مائل کیا جاسکے۔ چنانچہ اس سوسائٹی کے ممبر بذریعہ خط و کتابت تحقیق کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سے شہروں میں جماعتیں قائم ہو رہی ہیں۔ ہم ان لوگوں کو جماعت میں شامل نہیں کرسکتے۔ جو اسے محض ایک سوسائٹی سمجھ کر داخل ہونا چاہیں بلکہ ان لوگوں کو شامل کرتے ہیں جو احمدیت کی غرض و غایت کو سمجھ کر اس پر عمل کرنے کے لئے تیار ہوں۔ اگرچہ مخالفت یہاں زوروں پر ہے۔ اور مخالف سیاسی رنگ میں ہم پر اعتراضات کر رہے ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیں کامیابی حاصل ہو رہی ہے۔

## انگلستان میں تبلیغ اسلام

جناب مولوی عبد الرحیم صاحب درد ایم اے امام مسجد احمدیہ لنڈن تحریر فرماتے ہیں

۲۲ مئی کو میری ایک تقریر Ilford میں ہوئی۔ مضمون حیات بعد الممات مقرر تھا۔ جلسہ کے صدر Mr. C. E. Sewell. F. B. P. S. تھے۔ پچھلے سال بھی ایک تقریر میں نے وہاں کی تھی تقریر ۸ بجے شروع ہوئی۔ پون گھنٹہ بعث مابعد الموت۔ جنت اور دوزخ کی حقیقت جو کچھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمائی ہے۔ پیش کی۔ اور اس ضمن میں حضور کے دعویٰ کا بھی ذکر کیا۔ اس کے بعد پون گھنٹہ سوالات ہوئے جن کے جوابات دیئے گئے

۲۶ مئی کو تبلیغ کا فریضہ خصوصیت کے ساتھ ادا کیا گیا۔ Bromley کی ایک سوسائٹی میں جاکر ہستی باری تعالیٰ پر تقریر کی۔ جو گھنٹہ بھر جاری رہی۔ جلسہ کے صدر Mr. P. H. Scott تھے۔ ہستی باری تعالیٰ کے ثبوت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات کو وضاحت کے ساتھ بیان کیا۔ قبولیت دعا کے متعلق جو چیلنج حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تمام مذاہب کو دیا اس کا ذکر کیا اور آپ کی کئی پیشگوئیوں پر روشنی ڈالی۔ جس کا خاص اثر ہوا۔ چنانچہ نصف گھنٹہ تک لوگ حضور کی بعثت کے متعلق سوالات کرتے رہے اور دو تین مجھے بعد میں خاص طور پر ملے۔ اور خوشی کا اظہار کیا۔ صدر نے بہت شکریہ ادا کیا۔ اور درخواست کی کہ میں پھر تقریر کروں۔

۲۷ مئی۔ کو میری ایک تقریر Baptist Church. میں ہوئی۔ عموماً ہماری تقریریں لٹریری۔ تھیوسافیکل سوسائٹی۔ یونیٹیرین چرچ اور دہریوں کے ہاں ہوا کرتی ہیں۔ دوسرے عیسائی گرجے ہمیں اپنے ہاں نہیں بلاتے بپٹسٹ چرچ میں تو میری یہ پہلی ہی تقریر تھی جلسہ کی صدارت ایک عورت کے سپرد تھی۔ اس نے ابتدا میں کہا کہ اس گرجے میں پہلا مسلمان ہوں جسے تقریر کرنیکا موقعہ ملا ہے۔ اور اکثر سامعین بھی ایسے تھے۔ جنہوں نے کسی مسلمان کی تقریر پہلے کبھی نہ سنی تھی۔ سامعین کی تعداد پچاس کے قریب ہوگی۔ عورتوں کی تعداد زیادہ تھی یہ تقریر اسلام پر تھی۔ جو ۸ ½ بجے شام شروع ہوئی۔ اور گھنٹہ بھر میں نے عقائد اسلامیہ اور طریق عبادت بتایا۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا ذکر کیا۔ اور انجیل سے آپ کی صداقت ثابت کی۔ اس کے بعد سوالات ہوئے جو گھنٹہ بھر خوب دل کھول کر سامعین نے کئے۔ عورتوں کی پوزیشن۔ قرآن کریم کی حفاظت۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت عرب کی حالت۔ جنت و دوزخ غرض ہر قسم کے مذہبی سوالات ہوئے آخر میں صدر نے مجھے مبارک باد دی۔ اور بہت شکریہ ادا کیا۔ سامعین میں سے ایک صاحب نے مجھ سے درخواست کی کہ میں ایک اور جگہ بھی ان کے لئے لیکچر دوں۔ جو میں نے منظور کی۔

سینٹ پال کے پادری صاحب نے کل اپنی تقریر میں کہا۔ کہ آج کل لوگوں میں عجیب قسم کا ہیجان ہے۔ آنے والے ۲۵ سال کے عرصہ میں یا تو یہ ملک پکا عیسائی بن جائے گا یا پھر عیسائیت کو خیرباد کہدیگا پادری صاحب سمجھتے ہونگے۔ کہ یہ ملک عیسائی ہی رہے گا۔ مگر میں یقین رکھتا ہوں کہ ان لوگوں کا عیسائی رہنا بہت مشکل ہے عموماً اپنی تقریروں میں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے ذکر میں یہ ضرور بیان کر دیتا ہوں۔ کہ یاد رکھو وہ زمانہ قریب ہے کہ تمام دنیا میں اسلام کا بول بالا ہوگا۔ اور باقی مذاہب مٹ جائیں گے یا کمزور ہو جائیں گے۔ اس کا خاص اثر ہوتا ہے۔

لنڈن سے تبلیغی رسالہ الاسلام کے نام جاری کیا گیا ہے۔ جس کا پہلا نمبر شائع ہو گیا ہے۔

## امریکہ میں تبلیغ

جناب صوفی مطیع الرحمٰن صاحب ایم اے ۱۶ مئی کو شکاگو سے لکھتے ہیں۔

ہفتہ زیر رپورٹ میں سر فرانسس ینگ ہسبنڈ انگلستان سے یہاں آئے۔ اور ورلڈ فیلو شپ آف فیتھس نے ان کو خوش آمدید کہنے کے لئے ایک عظیم الشان جلسہ منعقد کیا۔ مجھے مجلس استقبالیہ کا صدر بنایا گیا۔ میں نے سر موصوف سے ملاقات کی اور انہیں امریکہ میں احمدیت کی ترقی رفتار بتائی۔ سن رائز کے پرچے دیئے۔ سر موصوف نے ہمارے سلسلہ کی بہت تعریف کی۔ اس میٹنگ کے موقعہ پر میں نے شکاگو اور ارد گرد کے بہت سے اہل علم اصحاب سے ملاقاتیں کیں۔ اس موقعہ پر مذہبی لیڈروں کے ساتھ مجھے سٹیج پر جگہ دی گئی۔ ۱۰ مئی کو میں [illegible] گیا۔ اور نارتھ ویسٹرن یونیورسٹی میں اسلام پر لیکچر دیا۔ جس کے بعد طلباء نے بہت سے سوالات دریافت کئے۔ جن کے جواب دیئے گئے اتوار کے روز میں Hammond Indiana گیا۔ اور ریڈیو پر اسلام کے متعلق تقریر کی۔ میرے بعد ایک جج صاحب کی تقریر تھی۔ انہوں نے میرے لیکچر کے متعلق کہا۔ کہ یہ سارے امریکہ میں براڈکاسٹ کیا جانا چاہیئے۔ یہی عیسائیت کا بہترین مفہوم ہے۔ میں اس سے سو فیصدی متفق

# نظارت امور عامہ کا ایک ضروری اعلان

مقدمہ مرزا اعظم بیگ کے اخراجات کے حصہ کا روپیہ بعض دوستوں کے ذمہ تا حال واجب الادا ہے۔ اور باوجود متعدد یاد دہانیوں کے وصول نہیں ہوا۔ لہذا اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جن دوستوں کے ذمہ اخراجات محولہ کی رقم باقی ہو۔ وہ دو ہفتہ کے اندر اندر دفتر امور عامہ میں بھجوا دیں۔ ورنہ بعد انقضائے میعاد ان کے ناموں کی رپورٹ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں پیش کر دی جائے گی۔

ناظر امور عامہ

# ڈیرہ دون میں تبلیغی جلسہ

۱۴ جون۔ جماعت احمدیہ ڈیرہ دون نے پنجاب موٹر سٹورز سے ملحقہ وسیع احاطہ میں ایک تبلیغی جلسہ منعقد کیا۔ جس میں مولانا جلال الدین صاحب شمس نے سید عطاء اللہ بخاری و دیگر مخالفین کے اعتراضات متعلقہ جہاد اور ختم نبوت وغیرہ کے متعلق ایک پر زور دلچسپ اور بصیرت افروز تقریر کی۔ جو پورے دو گھنٹے جاری رہی۔ سامعین جو مختلف اقوام پر مشتمل تھے۔ نہایت توجہ اور دلچسپی سے تقریر سنتے رہے۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا۔

(نامہ نگار)

# لجنہ اماء اللہ کے متعلق اعلان

چونکہ مرکزی لجنہ کو بیرونی لجنات کے پتے درکار ہیں۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سب اپنے اپنے پتے لکھ کر دفتر لجنہ اماء اللہ قادیان میں بھجوا دیں۔ پہلے بھی تمام لجنات کو لکھا گیا تھا۔ مگر سوائے چند ایک کے اور کسی نے اس طرف توجہ نہیں کی۔ لہذا اب تاکید کی جاتی ہے۔ کہ جلد از جلد تمام لجنات خواہ مرکز میں رجسٹرڈ ہوں یا نہ ہوں۔ اپنے مکمل پتے بھجوائیں۔

نائب سکرٹری لجنہ اماء اللہ۔ قادیان

# مبارکباد کی قراردادیں

جماعت احمدیہ فیروزپور شہر کا ایک اہم اجلاس ۱۴ جون مسجد احمدیہ میں منعقد ہوا۔ جس میں حسب ذیل قراردادیں باتفاق رائے منظور ہوئیں۔

۱۔ یہ جلسہ آنریبل چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب کو "سر" خان اور چوہدری محمد دین صاحب کو "نواب" اور خان صاحب چوہدری نعمت خان صاحب کو "خان بہادر" کا خطاب ملنے پر انتہائی مسرت و انبساط کا اظہار کرتا ہوا ان سب حضرات کی خدمت میں تہ دل سے مبارکباد عرض کرتا ہے اور دست بدعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں سلسلہ قوم و ملک کے لئے مفید ترین وجود ثابت کرتے ہوئے بیش از بیش دینی و دنیوی ترقیات عطا فرمائے۔

۲۔ یہ جلسہ قاضی محمد یوسف صاحب پشاوری امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ سرحد کی خدمت میں ان پر پستول سے قاتلانہ حملہ کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بال بال حفاظت میں رہنے پر مبارکباد کا اظہار کرتا ہے۔ اور احرار کی ان قانون شکن حرکات کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے ذمہ دار حکام کو اپنے فرائض کی ادائیگی کی طرف متوجہ کرتا ہے

۳۔ قرار پایا۔ کہ ان کی نقول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ چوہدری صاحبان قاضی صاحب اور پریس کو اور ریزولیوشن نمبر ۲ کی نقل گورنر صوبہ سرحد کو ارسال کی جائیں۔

خاکسار۔ فیض الحق خاں سکرٹری امور عامہ انجمن احمدیہ فیروزپور شہر

# اخبار احمدیہ

## اعلانات نکاح

(۱) ۱۴ جون۔ مولوی چراغ الدین صاحب مبلغ سرحد کا نکاح حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رشیدہ بیگم صاحبہ بنت مولوی غلام رسول صاحب بدوملہی کے ساتھ بعوض پانچ صد روپیہ مہر پڑھا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

خاکسار:۔ عبد الرحمٰن مولوی فاضل قادیان

(۲) ۹ جون۔ پیر ولی محمد صاحب ولد پیر غلام رسول صاحب سکنہ گولیکی کا نکاح مولوی امام دین صاحب نے ام حبیبہ بنت پیر نیاز احمد نصر اللہ صاحب سے بعوض چار صد روپیہ مہر پڑھا۔ خدا تعالیٰ مبارک کرے

خاکسار۔ پیر فیض عالم قریشی (۳) یکم مئی مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے مسجد مبارک میں ملک عزیز محمد صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی۔ پلیڈر سکنہ ڈیرہ غازی خان کا نکاح کنیز فاطمہ صاحبہ بنت شیخ محمد حسین صاحب ملتان کے ساتھ ایک ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔ (۴) ۱۸ مئی۔ میاں عبد المجید صاحب پسر میاں رحمت اللہ صاحب احمدی محلہ چھاؤنی لدھیانہ کا نکاح سکینہ بی بی بنت میاں جیوا صاحب ساکن خانپور سے پانچ صد روپے مہر پر مولوی غلام مصطفیٰ صاحب نے پڑھا۔ خاکسار:۔ صوفی سید عبد الرحیم لدھیانہ۔ (۵) بابو عبد العزیز صاحب ٹھیکیدار سکنہ موضع دیتال ریاست جموں کی لڑکی مسماۃ غلام سکینہ کا نکاح بعوض مبلغ پانچ صد روپیہ حق مہر میاں میران بخش صاحب نے فیض اللہ صاحب ولد ڈاکٹر امیر علی خان صاحب مرحوم سکنہ چھوڑ انوالی تحصیل گجرات کے ساتھ ۲۸ اپریل ۱۹۳۵ء کو پڑھا

خاکسار پیر فیض عالم (۶) مسمی اللہ دتا ولد احمد دین صاحب سکنہ لالہ موسیٰ حال ملازم نوشہرہ شینڈ کا نکاح میری لڑکی امۃ اللہ سے ... روپے مہر پر ۲۲ اپریل کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے پڑھا۔ خاکسار:۔ محمد الدین تہال

(۷) حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے منشی محمد اسمٰعیل ولد محمد اکبر صاحب مرحوم سکنہ قادیان کا نکاح زینب بیگم بنت میاں کریم بخش صاحب پٹواری بھٹنڈہ کے ساتھ بعوض مبلغ پانچ صد روپیہ مہر پڑھا۔ خاکسار:۔ محمود دین

(۸) شیخ عبد الواحد صاحب مولوی فاضل قادیان کا نکاح امۃ البشیر بنت شیخ محمد لطیف صاحب سکنہ وڈالہ بانگر ضلع گورداسپور حال منشی محکمہ نہر لائل پور سے مبلغ -/۲۰۰ روپیہ مہر پر مورخہ ۵/۶/۳۵ کو بعد نماز مغرب سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے پڑھا ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ تعلق جانبین کے لئے مبارک کرے۔

ناظر امور عامہ

## پاس تعزیت

جن دوستوں اور بزرگوں نے بھائی صاحب مکرم سید انعام اللہ شاہ صاحب مالک اخبار دور جدید کی فوتیدگی پر ہم سے بذریعہ خطوط اظہار ہمدردی کیا ہے۔ ہم ان کے ممنون ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔ مرحوم کے لئے بھی دعا فرمائی جائے۔ کہ مولا کریم ان کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور پس ماندگان کو صبر کی توفیق بخشے۔ خاکسار:۔ سید محمد شریف۔ از لاہور۔

## امتحان میں کامیابی

خاکسار کی لڑکی عزیزہ امۃ الرشید شوکت نے گورنمنٹ گرلز ہائی سکول گورداسپور سے ورنیکلر مڈل کا امتحان پاس کیا۔ اور ۴۳۵ نمبر حاصل کئے ہیں۔

خاکسار:۔ چراغ الدین گورداسپور

## درخواست دعا

میرا لڑکا محمد اسلم بعمر دس ماہ ڈبل نمونیا کی وجہ سے کئی دنوں سے سخت بیمار ہے۔ اور تمام خاندان سخت گھبراہٹ اور پریشانی میں ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ وہ عزیز کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔ خاکسار:۔ مستری محمد حسین گنج مغل پورہ

## ایک باورچی کی ضرورت

ایک معزز احمدی گورنمنٹ افسر کے لئے ایک ایسے باورچی کی ضرورت ہے جو ہر قسم کا دیسی کھانا پکانا جانتا ہو اور چپاتیاں بھی پکا سکتا ہو۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائیگی۔ [illegible] ناظر امور عامہ۔ قادیان

# قادیان میں احمدیوں پر ظلم و ستم کے تازہ واقعات

۱۔ ۱۵ جون کو بعض احرار اور ہندوؤں سے سُنا گیا۔ کہ اب احمدیوں کے گلے زبردستی پڑجانا چاہئے۔ تاکہ کسی طرح فساد ہوجائے۔ اور جن لوگوں کی ضمانت لی گئی ہے۔ ان کو خاص طور پر مدنظر رکھا جائے۔ تاکہ ان کی ضمانتیں ضبط ہوں۔ چنانچہ کل ۱۶ جون کو مولوی عبداللطیف صاحب مولوی فاضل اور شیخ عبدالرحمن صاحب فیض عام میڈیکل ہال پر بعض احراریوں نے آوازے کسے۔ اور حملہ آور ہوئے۔ لیکن دونوں نوجوان خدا تعالےٰ کے فضل سے بچ کر نکل گئے۔ اس طرح ان کے شر سے محفوظ رہے۔

۲۔ کل شام کے بعد جبکہ لوکل جماعت احمدیہ کا ایک جلسہ مسجد نور میں ہو رہا تھا۔ قادیان کے تمام احراری اور بعض ہندو سکھ عیدگاہ میں جمع ہوئے۔ ان کا ارادہ یہ تھا۔ کہ عیدگاہ کی دیوار و ممبر کو گرا دیا جائے۔ اور بعض فرضی قبریں بنادی جائیں۔ لیکن وقت پر اطلاع پہونچ جانے کی وجہ سے وہ اپنے منصوبہ میں کامیاب نہ ہوسکے۔

۳۔ قادیان میں ایک قدم کا میلا ہوا کرتا تھا جو کئی سال سے بند ہے۔ لیکن اس دفعہ احرار نے پھر اس کا احیاء اس نیت سے کیا ہے۔ تاکہ بیرونجات سے لوگوں کو یہاں بلاکر وہ دیواریں جو جماعت احمدیہ نے اپنی زمین پر بنائی ہوئی ہیں۔ ان کو اور بعض دوسرے احمدیوں کی مملوکہ عمارات کو نقصان پہونچایا جائے۔ چنانچہ سُنا گیا ہے۔ اس کے لئے مختلف گاؤں میں لوگ بھیجے گئے ہیں۔ جس پر اس بات کی ضرورت پیش آئی۔ کہ ان تمام جگہوں کے فوٹو لے لئے جائیں۔

۴۔ بابا حسن محمد صاحب جو ایک عمر رسیدہ شخص ہیں۔ اور مولوی رحمت علی صاحب مبلغ سماٹرا کے والد ہیں۔ وہ ایک عرصہ سے منشی نور محمد صاحب کے مکان میں محلہ کی عورتوں کو درس قرآن دیتے ہیں۔ احرار ان کے درس کے وقت ہمیشہ کوئی نہ کوئی شرارت کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ آج ۱۷ جون کا واقعہ ہے۔ کہ بابا حسن محمد صاحب نے عورتوں کو موجودہ فضاء کے لحاظ سے تلقین کی۔ کہ آجکل خاص طور پر صبر و تحمل سے کام لیں۔ اور اگر کوئی تم پر زیادتی بھی کرے۔ تو صبر کریں۔ اور موجودہ فتنہ کے رفع ہونے کے متعلق عاجزی کے ساتھ دُعا کریں۔ اس وقت ماتوں احراری کی بیوی نے مکان کے اوپر سے باواز بلند کہا۔ میاں محمود کا جنازہ اب اٹھالو وغیرہ۔ احمدی خواتین نے پورے صبر و تحمل سے کام لیتے ہوئے اس بکواس کا کوئی جواب نہ دیا۔

۵۔ میاں عبداللہ صاحب کشمیری عرف عبدل کو جب یہ معلوم ہوا۔ کہ احراریوں کا منشاء ہے۔ کہ احمدیہ عیدگاہ اور احمدیوں کی دوسری بعض عمارات کو گرا دیا جائے۔ تو انہوں نے ارادہ کیا۔ کہ ایسے تمام مکانات کا فوٹو لے لیا جائے۔ چنانچہ وہ ایک فوٹوگرافر عبدالرزاق صاحب کو ساتھ لے کر فوٹو لینے کے لئے عیدگاہ میں گئے۔ جب فوٹوگرافر نے اپنا کیمرہ کھڑا کیا۔ تو ایک احراری مسمی فضل الدین ولد چراغ الدین قوم خوجہ نے آکر حملہ کیا۔ اور کیمرہ توڑ ڈالا۔ اور احمدی فوٹوگرافر کو دھکے دیئے۔ اور کہا۔ تو کون ہے فوٹو لینے والا۔ یہاں سے نکل۔ میاں عبداللہ صاحب نے اس کو روکا۔ لیکن اس نے اس کو بھی گالی گلوچ کی اور دھکے دیئے۔ اس پر پولیس متعینہ میں سے ایک سپاہی آیا۔ جس نے تینوں کو اپنی حراست میں لے کے اپنے پاس بٹھا لیا۔ اور چوکی پولیس میں اطلاع کردی۔ جس پر اسسٹنٹ سب انسپکٹر خوشحال سنگھ صاحب و حوالدار محمد شریف صاحب ان تینوں کو چوکی میں لے گئے۔ اور ان کے بیانات قلمبند کر کے فریقین سے کہا۔ کہ اگر وہ چاہیں۔ تو عدالتی چارہ جوئی کریں۔

---

# ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

**لاہور** ۱۵ جون۔ محکمہ اطلاعات کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ موجودہ فصل ربیع کے متعلق مالیہ اراضی کے بارہ میں امداد دینے کی غرض سے حکومت پنجاب نے زراعتی اعداد و شمار پر غور کیا ہے۔ اور اضلاع شیخوپورہ۔ گجرات۔ شاہپور۔ میانوالی لائل پور۔ جھنگ۔ ملتان۔ مظفرگڑھ اور نیلی بار کے علاقہ میں گیارہ لاکھ روپے کی معافی کا اعلان کیا ہے۔

**شملہ** ۱۵ جون۔ شہر کوئٹہ میں املاک کی برآمد کے متعلق حکومت کی طرف سے ایک اعلان کیا گیا ہے۔ کہ کوئٹہ میں عام داخلہ کی ممانعت کا حکم تو منسوخ نہیں کیا جاسکتا البتہ ممکن ہے۔ کہ مالکان املاک کی ایک محدود تعداد کو وہاں جانے کی اجازت دے دے بغیر متعلق اشخاص کو شہر میں داخلہ کی سخت ممانعت ہے۔ شہر کے چاروں طرف دوہرے کانٹے دار تار کا حصار بنایا گیا ہے۔ شب و روز دو سو پیادہ اور دو سو سوار پولیس مین پہرہ دیا کریں گے۔ رات کے وقت اس حصار پر تیز بجلی کی روشنی کا انتظام کیا گیا ہے۔ بنکوں کی حفاظت کے لئے ایک خاص پہرہ مقرر کیا گیا ہے۔ اسی طرح آتش زدگی سے حفاظت کے انتظام بھی خاطر خواہ کئے گئے ہیں۔ اور یہ سب کچھ اس لئے کیا گیا ہے کہ تا لوگوں کی املاک محفوظ رہیں۔ اور انہیں کسی قسم کا نقصان نہ پہونچنے پائے۔

**لاہور** ۱۵ جون۔ آج گیارہ بجے شب شمس العلماء مولانا سید ممتاز علی آف "تہذیب نسواں" حرکت قلب کے بند ہوجانے سے انتقال کر گئے۔ آپ دارالاشاعت کے ذریعہ علم و ادب کی اچھی خدمت کرتے رہے ہیں۔

**کراچی** ۱۵ جون۔ کل رات دادو میں شدید آندھی آئی۔ جس کے سبب سے کئی مکانوں کی چھتیں اڑ گئیں۔ درخت جڑوں سے اکھڑ گئے۔ ایک روئی کا گودام گر پڑا۔

**برلن** ۱۵ جون۔ رنی انسٹڈورف کے اسلحہ خانہ میں آگ لگ جانے سے سخت تباہی آئی ہے۔ یہ بہت بڑا کارخانہ جس میں روزانہ ۱۳ ہزار مزدور کام کرتے تھے اور جو اسلحہ سازی کے کارخانوں میں بہترین سمجھا جاتا تھا۔ بالکل تباہ ہوگیا۔ شعلے کئی میلوں سے نظر آتے تھے۔ بارود وغیرہ کے پھٹنے سے مشینوں اور دیواروں کے ٹکڑے تین تین میل دور جا پڑے۔ پچاس اشخاص ہلاک اور ۵۰ شدید مجروح اور تین سو معمولی مجروح ہوئے ہیں۔

**لندن** ۱۵ جون۔ شمالی چین کے متنازعہ فیہ علاقہ میں کل شب جاپان کے ۴۰۰۰ سپاہی داخل ہوگئے۔ اور جاپانی ہوائی جہاز فضا میں پرواز کرنے لگے۔ مزید افواج کو فوراً اس علاقہ میں پہونچانے کے لئے مزید جاپانی ٹرینیں نزدیک ترین سٹیشنوں پر کھڑی ہیں۔

**طہران** (بذریعہ ڈاک) حکومت جاپان نے جاپانی بحری کالجوں میں ایرانی طلبہ کی ایک معتدبہ تعداد کو داخلہ کی اجازت دی ہے۔ جو دو سال تک کالجوں میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد کچھ عرصہ جاپانی جنگی جہازوں میں عملی تعلیم حاصل کرینگے۔

**عاشق آباد** (ایران) بذریعہ ڈاک ایران سے ماسکو تک تقریباً ۳ ہزار میل کا جو فاصلہ ہے۔ اس کے لئے گھوڑ دوڑ کے انتظامات مکمل ہو رہے ہیں۔ جس میں شامل ہونے کے لئے اس وقت تک چالیس گھوڑے نامزد کئے جاچکے ہیں۔ اس دوڑ کا مقصد یہ ہے۔ کہ ترکمانی گھوڑوں کی قوت اور قدر و قیمت کا دُنیا پر اظہار کیا جاسکے۔

**شملہ** ۱۵ جون۔ انڈین ملٹری اکاڈیمی ڈیرہ دُون میں داخلہ کے لئے مقابلہ کے امتحان کا نتیجہ شائع ہوگیا ہے۔ سولہ میں سے صرف دو نوجوان صوبہ سرحد کے اس میں کامیاب ہوئے ہیں۔

**لاہور** ۱۵ جون۔ حکومت پنجاب نے ضلع لاہور میں کوئٹہ کے پناہ گزینوں کی امداد کے لئے..

(عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی